

## 10403- قبر کے تین سوال

سوال

وہ کون سے سوال ہیں کہ انسان قبر میں ان کا سامنا کرے گا اور ہم ان سے پناہ مانگتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب ابن آدم مر جاتا اور اس کی روح نکل جاتی اور اسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ اس وقت آخرت کے سب سے پہلے مرحلے میں ہوتا ہے کیونکہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔

ہانی مولی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عثمان بن عفان کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو انہیں کہا جاتا آپ جنت اور جہنم کے ذکر سے نہیں روئے اور اس سے روتے ہیں؟ تو وہ فرماتے : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ : قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے جو اس سے نجات پا گیا اس کے لئے باقی منازل اس کے لئے آسان ہیں اور اگر اس سے نجیح رکھا تو اس کے بعد والی اس سے بھی سخت ہیں)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ :

<میں نے کوئی منظر نہیں دیکھا مگر قبر اس سے بھی زیادہ خطرناک اور گھبراہٹ میں ڈالنے والی ہے>

ترمذی حدیث نمبر (2308) ابن ماجہ حدیث نمبر (4567) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (1684) میں اسے حسن کہا ہے۔

دوم :

اس کے پاس دو فرشتے آئیں گے جن کے ذمہ یہ کام لگایا گیا ہے اور وہ اس سے اس کے متعلق پوچھیں گے کہ وہ دنیا میں اپنے رب اور دین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا ایمان رکھتا تھا اگر تو اس نے اچھا جواب دیا تو یہ اس کے لئے بہتر ہو گا اور اگر جواب نہ دے رکھا تو وہ اسے بہت سخت اور شدید قسم کی مار ماریں گے۔

اگر تو وہ اچھے لوگوں میں سے ہو گا تو فرشتے اس کے پاس چھکتے ہوئے چہروں کے ساتھ آئیں گے اور اگر فسادی لوگوں میں سے ہو تو فرشتے اس کے پاس سیاہ چہرے لے کر آئیں گے اور یہ وہ فتنہ ہے جس کے ساتھ اس کی آزار اش بھوکی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے (اے اللہ میں سستی اور بڑھاپے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور قرض اور گناہ سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اے اللہ میں عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور قبر کے فتنہ اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور فقراء اور غناء کے شریر فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح الادب جال کے فتنہ شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اے اللہ میرے لگنا ہوں کوپانی اور برف اور اولوں سے دھوڈاں اور میرے دل کو گناہوں سے ایسے پاک صاف کر دے جس

طرح مفید کہ امیل بھیل سے صاف کیا جاتا ہے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری پیدا کر دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے>  
صحیح بخاری حدیث نمبر (6014)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (اور فتنہ قبر سے) یہ دونوں فرشتوں کا سوال ہے۔ فتح الباری (177/11)

اور مبارکبوری کا قول ہے :

(اور فتنہ قبر) یعنی : فرشتوں کو جواب دینے میں حیرانی میں پڑتا۔ تفسیر الحوزی (9/328)

سوم :

اب رہا کہ وہ کون سا سوال ہے جو کہ فرشتے پوچھیں گے تو مندرجہ ذیل حدیث میں اسے بیان کیا گیا ہے۔

براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازہ میں شرکت کے لئے گئے تو جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو ابھی قبر کھودی نہیں گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھے گئے اور ہم بھی ان کے ارد گرد اس طرح پیٹھے گئے ہمارے سروں پر پرندے منڈلار ہے ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے وہ زمین کو کرید رہے تھے تو انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا اور فرمائے گے۔ اور دو یا تین دفعہ یہ کہا کہ :

عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو پھر فرمائے گے : جب مومن شخص دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو آسمان سے روشن چہروں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج ہوں تو اس کے پاس حد نظر تک پیٹھے جاتے ہیں ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے کفن اور جنت کی خوبیوں میں سے ایک خوبیوں ہوتے تو موت کا فرشتہ آ کر اس کے سر کے پاس پیٹھے جاتا اور اس سے کہتا ہے کہ اسے ابھی اور نیک روح اپنے رب کی مغفرت اور بخشش اور رضاکی طرف نکل چل تو وہ اس طرح بہ نکلتی ہے جس طرح کہ مشکیزے کی منہ سے قطرہ بہتا ہے تو جب اسے پکڑتے ہیں تو اسے لمح بھر بھی اپنے ہاتھوں میں نہیں رکھتے اور فوراً اسے اس کفن اور خوبیوں کر لیتے ہیں تو اس سے ایسے کستوری کی خوبیوں آنی شروع ہوتی ہے جو کہ زمین پر سب سے ابھی پائی جاتی ہو تو اسے لے کر اوپر چلے جاتے ہیں اور جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ یہ کس کی اتنی اچھی روح ہے؟ تو انہیں جواب میں وہ نام بتایا جاتا ہے جس سے دنیا میں وہ سب سے اچھے نام کے ساتھ پکارا جاتا تھا کہ فلاں بن فلاں ہے حتیٰ کہ اسے آسمان دنیا پر لے جاتے ہیں تو اسے کھلوایا جاتا ہے تو کھول دیا جاتا ہے تو ہر آسمان پر اس کا استقبال کرنے والے دوسرے آسمان تک لے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ ساتویں آسمان تک لے جایا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

میرے بندے کی کتاب ساتویں آسمان میں علین کے اندر لکھ دوا را سے زمین کی طرف واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے انہیں اس سے ہی پیدا کیا اور اسی میں دوبارہ نکالوں گا اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جاتا تو وہ فرشتے آ کر اسے ٹھاتے اور اس سے کہتے ہیں کہ تیر ارب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میر ارب اللہ تعالیٰ ہے پھر اسے کہتے ہیں کہ تیر ادین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میر ادین اسلام ہے پھر اسے کہتے ہیں کہ وہ جو تیرے پاس معموق کر کے بھیجا گیا وہ کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو وہ اس سے کہتے ہیں کہ تیرے عمل کیے ہیں؟ وہ جواب میں کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھا تو اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ تو آسمان سے منادی کرنے والا آواز لگاتا ہے میرے بندے نے چ کہا ہے اس کا بستر جنت کا پھاوا اور اسے بس بھی جنت کا پھاوا اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو تو اس دروازے سے جنت کی خوبیوں اور ہوا آتی ہے اور اس کی قبر حد نظر تک وسیع کر دی جاتی اور اس کے پاس خوش باش چہرے والا اور اچھے بس اور اچھی خوبیوں ایک شخص آ کر کہتا ہے تجھے ایسی

خوشخبری ہے جو کہ تیرے لئے خوشی کا باعث ہے یہی وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا جاتا رہا ہے وہ اس سے سوال کرے گا کہ تو کون ہے؟ تیرے چہرے سے تو خیر اور بخلانی ہی جھلکتی ہے تو وہ اسے جواب دے گا میں تیرے اعمال صالح ہوں تو وہ آدمی کے گا اے رب قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل و عیال میں واپس جاسکوں۔

اور جب کافر شخص دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے اترتے ہیں اور ان کے پاس ٹاٹ ہو گا (یعنی کھر درا کپڑا) تو اس کے پاس حد نگاہ تک پہنچ جاتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر ملک الموت آ کر اس کے سر ہانے پہنچ جاتا اور کتنا ہے اے گندی اور خبیث روح اللہ تعالیٰ کے غصب اور نارِ منگل کی طرف چل تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح پورے جسم میں پھیل جاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توجب وہ نکلتی ہے تو اس کے ساتھ رلیں اور پٹپٹے ٹوٹنے لگتے ہیں جس طرح کہ بھیکی ہوئی روئی سے یعنی کھینچی جاتی ہے تو وہ اسے پکڑ لیتے ہیں اور لمب بھر بھی اپنے ہاتھوں میں نہیں رکھتے اور فوراً اسے اس ٹاٹ میں پلیٹ دیتے ہیں تو اس سے اتنی گندی بوٹھتی ہے جیسے زمیں میں کسی مردار کی ہو تو اسے لے کر اوپر ٹلپے جاتے ہیں اور جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ یہ کس کی اتنی گندی اور خبیث روح ہے؟ تو انہیں جواب میں وہ نام بتایا جاتا ہے جس سے دنیا میں وہ سب سے بڑے نام کے ساتھ پکارا جاتا تھا کہ وہ فلاں بن فلاں ہے حتیٰ کہ اسے آسمان دنیا پر لے جاتے ہیں تو اسے کھلوایا جاتا ہے تو اسے نہیں کھو لا جاتا ہے جاتا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :

<ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولیں جائیں گے اور وہ لوگ بھی جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے نکے میں داخل نہ ہو جائے > الاعراف / 40

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ فرمائے گا : میرے بندے کی کتاب سمجھنے سب سے نچلی زمیں میں لکھ دو اور اسے زمیں کی طرف واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے انہیں اس سے ہی پیدا کیا اور اسی میں واپس لوٹاوں گا اور اسی میں سے دوبارہ نکالوں گا تو اس کی روح کو وہیں سے پھینک دیا جاتا ہے اور راوی کہتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :

<اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا کھویا آسمان سے گرپڑا ب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پر پھینک دے گی > الحجج / 31

تو انہوں نے کہا کہ اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جاتا ہے تو وہ فرشتے آ کر اسے بٹھاتے اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہاتے مجھے تو علم نہیں۔ پھر اسے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہاتے مجھے تو علم نہیں تو آسمان سے منادی کرنے والا آواز لگاتا ہے اس کے لئے جہنم کا بستر دو اسے جہنم کا ہی بارہ پس پناہ دو اور جہنم کی طرف دروازہ کھوں دو تو انہوں نے کہا کہ اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور لوآئے گی اور اس پر قبر اتنی تنگ ہو جائے گی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے سے مل جائیں گی اور اس کے پاس برے چہرے اور قیچ شکل اور گندے اور برے کپڑوں پہنے اور اس سے بری بدبو آرہی ہو گی اکر کہتا ہے تو ایسی خبر س جسے تو برا محسوس کرے گا یہی وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا جاتا رہا ہے وہ اس سے سوال کرے گا کہ تو کون ہے؟ تیرے چہرے سے برائی اور شر بھک رہا ہے وہ اسے جواب دے گا میں تیرے برے اور خبیث اعمال ہوں تو وہ آدمی کے گا اے رب قیامت قائم نہ کر قیامت قائم نہ کر۔ ابو داؤد (4753) مسند احمد (18063) اور یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع (1676) میں صحیح قرار دیا ہے۔

تو صحیح بات یہ ہے کہ قبر میں فرشتے میت سے توحید اور عقیدہ کے علاوہ کچھ نہیں پوچھتے اور یہ واضح اور ظاہر ہے۔

واللہ اعلم۔